روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون نمبر ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۵۵ اتوار ۲۸- جمادی الاول ۱۴۱۴ھ ۱۴- نبوت ۱۳۷۲ ہش ۱۴/ نومبر ۱۹۹۳ء

## خدا کی رحمت پر انحصار کرنا ہے

اگرچہ دلوں کی جیتنے کے لئے اخلاق حسنہ ضروری ہیں مگر صرف انہی پر انحصار نہیں کرنا خدا کی رحمت پر انحصار کرنا ہے۔ اور اس کے لئے آپ کو لازماً دعا گو ہونا پڑے گا۔ اس کے لئے لازماً خدا سے تعلق باندھنے ہوں گے اور دنیا کو نظر آئے یا نہ آئے آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ آپ خدا کے بندے بن چکے ہیں۔ آپ خدا کے نمائندہ بن چکے ہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہم اپنے ذاتی تجربہ سے گواہ ہیں کہ روح کا تعلق قبر کے ساتھ ضرور ہوتا ہے۔ انسان میت سے کلام کر سکتا ہے۔ روح کا تعلق آسمان سے بھی ہوتا ہے' جہاں اس کے لئے ایک مقام ملتا ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ یہ ایک ثابت شدہ صداقت ہے۔ ہندوؤں کی کتابوں میں بھی اس کی گواہی موجود ہے۔ یہ مسئلہ عام طور پر مسلمہ مسئلہ ہے۔ بجز اس فرقہ کے جو نفی بقائے روح کرتا ہے اور یہ امر کہ کس جگہ تعلق ہے کشفی قوت خود ہی بتلادے گی۔ جیالوجسٹ (عالم علم طبقات الارض) بتلا دیتے ہیں کہ یہاں فلاں دھات ہے اور وہاں فلاں کان ہے۔ دیکھو ان میں یہ ایک قوت ہوتی ہے جو فی الفور بتلا دیتی ہے۔ پس یہ بات ایک سچی بات ہے کہ ارواح کا تعلق قبور سے ضرور ہوتا ہے۔ یہانتک کہ اہل کشف توجہ سے میت کے ساتھ کلام بھی کر سکتے ہیں اور اوہام اور اعتراضوں کا سلسلہ تو ایسا لمبا ہے کہ ختم ہی نہیں ہوتا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۹۱)

## اپنے بزرگ آباء واجداد کے ذکر کو زندہ کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

"گزشتہ چند سالوں میں میں نے جماعتوں کو بار بار نصیحت کی کہ وہ سارے خاندان جن کے آباء واجداد میں (...) یا بزرگ تابعین تھے ان کو چاہئے کہ اپنے خاندان کا ذکر خیر اپنی آئندہ نسلوں میں جاری کریں مگر افسوس ہے کہ ابھی تک اس طرف کماحقہ توجہ نہیں دی گئی مجھ سے جو خاندان ملنے آتے ہیں ان کے بچوں سے جب میں پیار کی باتیں کرتا ہوں تو بسا اوقات یہ بھی پوچھا کرتا ہوں کہ تمہارے دادا کا نام کیا ہے تمہارے نانا کا نام کیا ہے پس وہ ابو امی یا ممی ڈیڈی تک ہی رہتے ہیں اور آگے نہیں چلتے۔ یہ بہت ہی خطرناک بات ہے۔ ماں باپ بھی سنتے ہیں تو ان کے چہروں پر ہوائیاں نہیں اڑتیں بلکہ ہنس پڑتے ہیں کہ دیکھو کہ جی اس کو تو اپنے نانا کا نام نہیں پتہ اپنے دادا کا نام نہیں پتہ۔ یہ کوئی لطیفہ تو نہیں یہ تو المیہ ہے یہ تو بہت ہی دردناک بات ہے۔ ان کو تو یہ بات دیکھ کر لرز جانا چاہئے تھا۔ کہ جن کے ذکر کو زندہ رکھنا حقیقت میں ضروری ہے جو آئندہ ان کے اخلاق کی حفاظت کرے گا ان کے ذکر سے تو یہ لوگ غافل ہیں۔ ان کو پتہ ہی نہیں کہ ہمارے آباء واجداد کون تھے۔ کیا ہوئے۔ انہوں نے دین کی خاطر کیا کیا قربانیاں کیں؟ پس پہلے کذکرکم آباء کم کے مضمون سے بات شروع کریں اور ان لوگوں کے ذکر کو اپنی اپنی مجالس میں زندہ کریں پھر جیسا کہ (کلام الٰہی) نے فرمایا ہے کہ یہ ذکر لازماً ذکر الٰہی میں تبدیل ہو گا کیونکہ ان کے ذکر کی تو جان ہی اللہ کے تعلق میں ہے یہ وہ پاک نسلیں ہیں جو خدا کی ہو چکی تھیں۔ ان کا خدا کے سوا کوئی تشخص دکھائی نہیں دیتا۔ اب اگر حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کی بات کریں تو ان کے آباء واجداد خاندان۔ قومیت کا کسی قسم کا کوئی تصور ہرگز ذہن میں نہیں آتا ایک ایسا پاک آسمانی شہزادہ دکھائی دیتا ہے جو کلیتہ "خدا کا ہو چکا تھا اور اس نے اپنے خون کے ایک ایک قطرہ سے اپنی وفا ثابت کی۔ اس کو ذکرکم آباء کم کہتے ہیں یعنی مذہبی اصطلاح میں آباء کا ذکر کرنا اور یہ ذکر تو خدا پر ختم ہوتا ہے اور خدا کے علاوہ اس ذکر کی حقیقت کوئی نہیں رہتی۔ ذکر بنتا ہی نہیں۔ ان بزرگوں کا ذکر کر کے ناممکن ہے کہ خدا یاد نہ آئے پس ان معنوں آپ اگلی نسلوں کی تربیت کریں۔

(از خطبہ ۳۰/ اپریل ۱۹۹۳ء)

## درخواست دعا

○ محترم صوفی بشارت الرحمان صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید سانس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب ناظر مال آمد کا C.M.H راولپنڈی میں مورخہ ۱۱/۹۳-۳ کو پراسٹیٹ کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

## تقریب رخصتانہ

○ محترمہ منصورہ مبارکہ صاحبہ ایم ایس سی ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ بنت مکرم عبدالرشید صاحب رازی سابق انچارج مربی آئیوری کوسٹ کی تقریب رخصتانہ بہمراہ مکرم طارق بشیر ملک صاحب لیکچرار ٹی آئی کالج ربوہ ابن مکرم بشیر احمد شمس صاحب انجام پائی۔ تقریب رخصتانہ مورخہ ۶- نومبر ۹۳ء بروز ہفتہ پونے پانچ بجے شام احاطہ خدام الاحمدیہ میں منعقد ہوئی۔ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔
۷- نومبر ۱۹۹۳ء کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔

باقی ص ۸ پر

## حماد کلینک کا دوبارہ اجراء

ڈاکٹر عبدالخالق خالد کی بیرون ملک سے آمد پر حماد کلینک کمیٹی مارکیٹ ملحقہ بلدیہ (بالمقابل ایوان محمود) ربوہ جاری کر دیا گیا ہے۔ اوقات مشورہ : شام ۴ بجے تا ۸ بجے رات

Digitized by Khilafat Library Rabwah


| روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد<br>مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ<br>مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ | قیمت<br>دو روپیہ |
|---|---|---|

۱۴ / نبوت ۱۳۷۲ ہش ۱۴ / نومبر ۱۹۹۳ء


# دعوت الی اللہ کا معیار

اگر انسان پیدا ہی اس لئے کیا گیا ہے کہ وہ خدا کو جانے، پہچانے اور اس کی عبادت کرے تو یقیناً ہم میں سے سب کا یہ فرض ہے کہ ہم ایسا کریں ہم اپنی زندگی کے اغراض و مقاصد جو بھی متعین کریں وہ یقیناً عارضی اور سطحی ہوں گے اور حقیقی غرض یہی رہے گی کہ خدا تعالیٰ کی ذات کا عرفان حاصل کیا جائے اور تہہ دل سے اس کی بندگی کی جائے۔ بندگی کس طرح کی جائے یہ وقت وقت کی بات ہے لیکن اس کے ساتھ تعلق اور اس کی عبادت کی لگن ضرور موجود ہونی چاہئے۔

اگر ہمیں یہ معلوم ہو کہ فلاں شخص کی منزل کون سی ہے۔ اور اسے کون سا راستہ اختیار کرنا چاہئے اور ہم دیکھیں کہ وہ غلط راستہ پر چل رہا ہے اور منزل سے قریب تر ہونے کی بجائے دور تر ہوتا چلا جا رہا ہے تو ہماری انسانی ہمدردی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہم اس کی توجہ اس کی غلط روی کی طرف دلائیں اور اسے بتلائیں کہ اس کی منزل کا صحیح راستہ کون سا ہے تاکہ گمراہی کو چھوڑ کر۔ سیدھے راستہ پر چلنے لگے اور اپنی زندگی کے اغراض و مقاصد کو حاصل کرلے۔

یہی دعوت الی اللہ ہے۔ ہم سب کی منزل ایک ہے خدا تعالیٰ کا عرفان اور اس کی بندگی۔ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اپنے اردگرد دیکھیں اور لوگوں کی رہنمائی کا فریضہ ادا کریں اس فریضہ کے ادا کرنے کی کتنی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں "ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس کو ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچائیں اور اس دعوت الی اللہ میں زندگی ختم کردیں۔ خواہ مارے ہی جائیں۔"

یہ ہونا چاہئے ہماری دعوت الی اللہ کا معیار۔ یہ ہونا چاہئے ہمارا جذبہ کہ ہم تمام لوگوں کو خدا تعالیٰ کے آستانہ پر لائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے اور ہماری کوششوں کو بار آور کرے۔

کس سمت فضاؤں میں مرا عزم سفر ہے
کیا اے دلِ وارفتہ تجھے اس کی خبر ہے
ہر شے پہ اچٹتی سی نظر ڈال رہا ہوں
وادی ہے کہ کہسار ہے، جنگل ہے کہ گھر ہے

ابو الاقبال

# غزل

مرے وجدان کو شیریں ثمر تو نے دئے مولا
یہ مانا امتحاں بھی کچھ کٹھن تو نے لئے مولا

نمازِ دل قضاء ہو جائے یہ ممکن نہیں ہرگز
کہ سر جھکنے سے پہلے دل نے کچھ سجدے کئے مولا

کئی باتوں پہ دم نکلا کئی باتوں پہ جی اٹھے
تری خاطر مرے اور ہم تری خاطر جئے مولا

پتہ تھا زہر سے پُر ہیں کچوکے دے کے ماریں گے
تری خاطر یہ سارے جام بھی ہنس کر پئے مولا

مری دیوانگی کا راز عظمت لوگ کیا جانیں
گریباں چاک کر ڈالے کبھی خود ہی سئے مولا

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

## عشرہ وصولی وقف جدید

۲۶- نومبر تا ۵- دسمبر ۱۹۹۳ء

امراء و صدر صاحبان، سیکرٹریان مال وقف جدید سے ضروری گزارش۔

وقف جدید کی طرف سے وصولی کے لئے مورخہ ۲۶- نومبر تا ۵- دسمبر ۱۹۹۳ء عشرہ وصولی منایا جا رہا ہے آپ سے درخواست ہے کہ۔

○ ایسے احباب جنہوں نے وقف جدید کے وعدے کئے تھے مگر ادائیگی نہیں فرما سکے ان کو ادائیگی کے لئے تحریک فرمائیں۔

○ ایسے احباب جن کی طرف سے نہ تو وعدہ ہے اور نہ کوئی ادائیگی ہی ہوئی ہے ان سے حسب استطاعت وصولی کی جائے۔

○ معاونین خصوصی کی تعداد بڑھائی جائے (صف اول ۱۰۰۰- ایک ہزار روپے یا اس سے زائد۔ صف دوم پانچ صد سے ایک ہزار تک)

○ تمام بچے اور بچیاں وقف جدید کے دفتر اطفال میں شامل ہوں۔ جن بچوں کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے وہ یکصد روپے یا اس سے زیادہ ادا کر کے ننھے مجاہدین اور ننھی مجاہدات کی صف میں شامل ہوں۔

○ یہ تسلی کرلیں کہ جماعت کے جملہ افراد بڑے اور بچے، مرد اور عورتیں، تمام کے تمام خدا تعالیٰ کی عطا کردہ مالی وسعت کے مطابق وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہو چکے ہیں۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جن احباب کے مالی حالات دوران سال بہتر بنائے ہیں انہیں شکرانے کے طور پر وعدہ سے زائد وصولی کی تحریک فرمائیں۔

○ وقف جدید کا ایک اہم کام علاقہ نگرپارکر میں تعلیم و تربیت اور خدمت خلق کا ہے۔ اس مد کا نام "امداد مراکز نگرپارکر" ہے احباب اس مد میں بھی حسب توفیق ضرور شمولیت فرمائیں۔

○ وصول شدہ رقوم فوری بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

○ آخری اور ضروری گزارش یہ ہے کہ احباب جماعت کو تحریک فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ وقف جدید کے جملہ مقاصد پورے فرمائے اپنے فضل خاص سے مالی سال برکتوں سے اختتام پذیر فرمائے اور اس کے مالی جہاد میں شامل ہونے والوں کی قربانیاں قبول فرماتے ہوئے اپنے خاص فضلوں کا وارث بنائے۔

نوٹ: عشرہ کے معاً بعد اپنی مساعی کی رپورٹ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

# حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے کہ اس نے حضرت میر ناصر نواب صاحب دہلوی کو بھی ایک اعلیٰ پایہ کا شاعر بنایا تھا اور حضرت میر صاحب کے ایک فرزند ارجمند حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کو بھی ذوق شعری سے وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔

حضرت میر اسماعیل صاحب ڈاکٹر تھے اور لوگوں کا جسمانی علاج کرتے تھے۔ لیکن اپنی شاعری سے آپ نے روحانی غذا بھی مہیا کی اور روحانی دوا بھی۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب نے اگر صرف ایک ہی نظم جس کا عنوان ہے

**علیک الصلوٰۃ و علیک السلام** کہی ہوتی تو پھر بھی احمدی شعراء میں آپ کا بہت بڑا مقام ہوتا۔ لیکن اس نظم کے علاوہ بھی انہوں نے سادہ عام فہم زبان میں متعدد نظمیں کہی ہیں۔

**علیک الصلوٰۃ و علیک السلام** کے ایک دو بند سنئے۔ جی تو چاہتا ہے کہ ساری نظم سنا دوں کیونکہ یہ نعت رسول ﷺ ہے اور نعتوں میں اس نعت کا درجہ بہت بلند ہے۔

بدرگاہ ذی شان خیرالانام
شفیع الوریٰ مرجع خاص و عام
بصد عجز و منت بصد احترام
یہ کرتا ہے عرض آپ کا اک غلام
کہ اے شاہ کونین عالی مقام
علیک الصلوٰۃ و علیک السلام
خلائق کے دل تھے یقیں سے تہی
بتوں نے تھی حق کی جگہ گھیر لی
کہ توحید ڈھونڈھے سے ملتی نہ تھی
ہوا آپ کے دم سے اس کا قیام
علیک الصلوٰۃ و علیک السلام

آپ کی نظمیں پڑھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا موزوں الفاظ آپ کے سامنے قطار اندر قطار کھڑے ہیں اور آپ بلا تکلف ان کو اٹھا اٹھا کر نہایت قرینے سے رکھتے چلے جاتے ہیں۔ آپ کی ایک نظم ہے 'دعائے من' ایک دو بند سنئے۔

خدائے من خدائے من
دوائے من شفائے من
قبائے من ردائے من
رجائے من ضیائے من
قبول کن دعائے من
دعائے من ندائے من
خدائے من نوائے من
نوائے من صدائے من
معاف کر سزا مری
گنہ مرے جفا مری
قبول کر دعا مری
صدا و التجا میری
کہ بخشتا نہیں کوئی
سوا ترے خطا میری
خدائے من خدائے من
قبول کن دعائے من
ترقیاں مدام دے
مسرتوں کے جام دے
نجات کا پیام دے
کشوف دے کلام دے
حیات دے دوام دے
فلاح دے مدام دے
خدائے من خدائے من
قبول کن دعائے من

کس قدر شوکت ہے اس نظم میں اور اس کے ساتھ حسین غنائیت!

مشکل مذہبی اصطلاحات کو عام فہم الفاظ میں پیش کرنے میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ ایک نظم کا عنوان ہے۔

## غریبوں کی سادہ باتیں اور اہل علم کی اصطلاحیں

جان پہچان تم سے ہو جائے
معرفت سے بھلا ہمیں کیا کام
بات سننے کو میں ترستا ہوں
مجھکو الہام چاہیے نہ کلام
تم پہ مرتے ہیں اے مرے پیارے
عشق کا دے رہے ہو کیا الزام
یونہی چھپ چھپ کے ملتے رہنا تم
وصل کا تو خیال ہی ہے خام
زاہدو کیا کریں دعاؤں کو
مانگنا بھیک ہے ہمارا کام
مجھ سے تقویٰ کا کرتے ہو کیا ذکر
ڈرتا رہتا ہوں جب میں تم سے مدام

اس طرح اس نظم میں متعدد دیگر اصطلاحوں کو عام فہم الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

یہ اشعار تغزل کی جان نہیں تو اور کیا ہیں۔

تم آئے اور گلے ملنے سے کترائے تو کیا آئے
ہم آئیں اور تمہارا دل نہ گرمائے تو کیا آئے
مزہ آنے کا ہے تب ہی کہ ہنستے بولتے آؤ
اگر چہرے پہ اپنے بے رخی لائے تو کیا آئے

رباعیات اور قطعات میں آپ نے حکمت کے انمول موتی پیش کئے ہیں

ہیں گنہ بے حد و عد ---- شرک ہے پر سب سے بد
اور علاج اس زہر کا ---- قل ہو اللہ احد
اگر تندرستی کی ہے آرزو
طبیبوں کی کرنا نہ تم جستجو
یہی ایک کافی ہے یارو عمل
کلو واشربو لیک لاتسرفو

آپ کا مجموعہ کلام "بخار دل" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ اور اس کی ترتیب شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی نے کی ہے حضرت میر صاحب نے تعارف کے طور پر خود ہی تحریر فرمایا۔

"شعر کی تعریف اس سے زیادہ نہیں کہ وہ باوزن ہو اس کے الفاظ عمدہ اور مضمون لطیف ہو۔ میرے بزرگوں کو چونکہ شاعری سے مناسبت تھی۔ اس لئے مجھ میں بھی کچھ حصہ اس ذوق کا فطری طور پر آیا ہے۔ مگر اس طرح کہ دس دس بارہ بارہ سال کے عرصے میں ایک شعر بھی نہیں کہتا پھر کچھ کہہ لیتا ہوں۔ دوسرے یہ کہ میرے اشعار مطلب کے حامل ہوتے ہیں نہ کہ الفاظ کے۔ میں ایک مضمون ذہن میں رکھ کر شعر کہتا ہوں اور الفاظ اس مضمون کے پابند ہوتے ہیں نہ کہ مضمون الفاظ کا۔ اس لئے بجائے تغزل کے یہ اشعار نظم کی صورت رکھتے ہیں اور بجائے آمد ہمیشہ آورد کا رنگ ان میں ہوتا ہے۔"

شاعر ہونے کے علاوہ آپ ایک نہایت اچھے نثر نگار بھی تھے۔ آپ بیتیوں کو ہمیشہ سے ادب میں وقعت کی نگاہ سے دیکھا جاتا رہا ہے۔ آپ نے بھی ایک آپ بیتی لکھی ہے۔ ایسے واقعات جن کا براہ راست آپ سے تعلق ہے یا ایسے دلچسپ واقعات جن کے وقوع پذیر ہونے سے آپ نے ایک خاص تاثر لیا ان کو قلمبند فرما کر آپ نے اپنی زندگی کے نہایت مفید تجربوں کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔

آپ ایک بلند پایہ انشاء پرداز تھے۔ اور اس سلسلے میں آپ نے متعدد مضامین تحریر فرمائے ہیں۔ جو کتابی صورت میں تو شائع نہیں ہوئے لیکن احمدیہ جماعت کے اخباروں میں ان کا انبار لگا پڑا ہے۔

---

احمدی بیگم

# "غلطی ہوئی معاف کر دیجئے"

ڈاکٹر! واقعی آپ نے ایک نہیں دو غلطیاں کی ہیں مگر ایسی حسین کہ دل چاہتا ہے ایسی غلطیاں بار بار کرتی چلی جائیں۔ اگرچہ نمبر دو غلطی جو یہ ہے کہ "میں نے واقعی غلطی کی۔ آپ کا وقت ضائع کیا؟ آئندہ ایسا نہیں کرونگی" ناقابل معافی ہے۔ آخر کیوں آپ آئندہ ایسا نہیں کریں گی؟ جبکہ بیسیوں موضوع بکھرے پڑے ہیں کہ جو تقاضا کرتے ہیں کہ آپ بار بار ایسی غلطیاں کریں۔

شائد کہ اتر جائے تیرے دل میں مری بات

گول منہ اور مچی ہوئی آنکھوں کے ساتھ آپ نے تیسرا ایکشن کیوں نظرانداز کر دیا جو سر کی ہلکی سی جنبش ہے جو اونہ' کی قائمقام ہے۔ یہ تین اشاروں کا مرکب ہی تو یہ احساس دلاتا ہے کہ: تم کون ہو مجھے غلطی کا سگنل دینے والی۔ آخر آپ کا میرے ساتھ کیا تعلق اور واسطہ ہے۔ میں ٹھہرا ایک اکیلا انسان' میرا دل جو چاہے کروں۔ یہ دخل در معقولات کی جرات؟ آئندہ احتیاط" وہ جو قبائل کو پہچان کا ذریعہ قرار دیا گیا تھا آج کا "تعلیم اور ترقی یافتہ انسان" اسے بھلا چکا ہے۔ آج وہ اکلاپے کی آخری حدود کو چھونے کا متمنی ہے تا وہ ممتاز ترین نظر آسکے۔ اور اس موہوم سی امید کے حصول کے لئے وہ دن رات سرگرداں ہے جس کی بدولت وہ آداب انسانیت اور آداب حیات سے بیگانہ ہو چکا ہے۔ اور اس مصروفیت کی بدولت وہ یہ بھول گیا کہ اس سے پہلے بھی یہ دنیا اولاد آدم سے ہی آباد رہی ہے نہ معلوم چاند پر جانے کے لئے کتنی نسلوں کی کی تگ و دو نے آج یہ راہ ہموار کر دکھائی ہے۔ شائد وہ اپنی اسی بھول سے قابل احترام رشتوں سے دور ہو رہا ہے۔ شائد اسی لئے وہ برابری کا حق تسلیم کرنے کو تیار نہیں اور شائد اسی لئے مہر و محبت اور شفقت سے الرجک ہو چکا ہے۔ اور یہ سب قربانیاں صرف اور صرف اپنے وجود کو ممتاز اور اعلیٰ ترین منوانے کے لئے دے رہا ہے اس کے نزدیک ربط۔ تعلق۔ وابستگی۔ کمتر لوگوں کی پہچان ہے وہ اپنے آپ کو کیوں اس غلیظ گڑھے میں پھینکے۔ وہ اکلاپے کا قائل ہے اور اس کی دوڑ اسی لئے اس کا سانس پھلائے دے رہی ہے۔ ڈاکٹر! بچائیں اس بھولے بھالے انسان کو ڈھونڈیں اس کے لئے کوئی نسخہ ورنہ اسے پچھتاوے کے سوا بعدہ کچھ نہ ملے گا جس کی ذمہ داری ہم ایسے کمتر لوگوں پر عائد ہوگی!

---

جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق اور صفا کے قدم سے دعا کر تا کر تا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے تب وہ زندہ خدا اس پر ظاہر ہوتا ہے جو لوگوں سے پوشیدہ ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب

# جادو

دنیا میں اگرچہ بعض باتیں اعتقادی رنگ میں کسی وقت ایک وسعت سے مانی جاتی ہیں۔ اور اس زمانہ میں ان کی ویسی شہرت نہیں مگر پھر بھی کچھ نہ کچھ ان کی ہستی پائی ہی جاتی ہے۔۔ کتابوں میں ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے لوگ بھی اس کے موید اور مصدق بیان کئے جاتے ہیں۔ یہ فقرہ مشہور ہے:-

"جادو برحق کرنے والا کافر" کوئی ملک اور کوئی قوم ایسی نہ ہوگی جس میں کسی نہ کسی رنگ میں جادو کی شہرت یا ذکر نہ ہو۔ بعض زمانوں میں جادو کی بابت اس قدر شہرت تھی کہ عدالتوں میں لوگ نالشی ہوتے تھے کہ فلاں جادوگر نے اس پر یا اس کے رشتہ دار پر جادو کر دیا ہے۔

باوجود اس کے کہ اس زمانہ میں عقل و فراست کی اس قدر وسعت اور شہرت ہے۔ پھر بھی جادو کے قائلین کچھ نہ کچھ پائے جاتے ہیں۔ یورپ میں بھی باوجود اس ادعائے عقل فراست اور تہذیب کے بھی اس کے معترف موجود ہیں اگرچہ یورپ کی عورتوں میں تعلیم کی ترقی ہے۔ مگر بھی جادو اور منتر وافسوں کی ان میں سے اکثر گرویدہ ہیں اور یہ اعتقاد رکھتی ہیں کہ جادو اور منتر میں ایک طاقت ہے۔ اکثر ایسے شعبدہ باز اور جادوگر ایسے متقدوں سے ٹکے بٹور لیتے ہیں۔ لنڈن اور پیرس کی گلیوں میں بھی یہ تماشے دیکھنے میں آتے ہیں۔ اگرچہ لندن اور پیرس میں بہت سے لوگ ایسی کہانیوں کی تردید اور تکذیب بھی کرتے ہیں۔ مگر پھر بھی بعض لوگ اعتقاد رکھتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ یورپ کے ممالک اور اقوام میں خصوصیت سے سحر اور جادو کی گرم بازاری روکنے کی خاطر بہت کچھ کشت و خون بھی روا رکھے گئے۔ پھر بھی ایک مدت تک یہ ٹوٹکا چل ہی گیا۔ اگرچہ علمی رنگ میں جادو نے وہ جگہ نہیں لی جو دیگر علوم اور فنون کو ملی ہے اور خصوصاً آج کل کے دور میں تو اس کی جگہ بہت ہی پیچھے رکھی گئی ہے۔ مگر پندرہ سو سال سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے کہ یہ تسلیم کیا جاتا تھا کہ جادو ہے۔ انجیل نے صاف طور پر اس کی اصلیت کو تسلیم کیا ہے۔ اور مختلف ادویات کے تحت اس کی حقیقت اور رواج پر روشنی ڈالی ہے۔

پادریوں نے خاص طور اس کو روکا اور بعض وقت اہل سیاست نے بھی اس کی مزاحمت کی۔ اکثر مواقع میں اس کی تحقیق کی گئی اور جن جن پر یہ الزام ثابت ہوا ان کو سزا دی جاتی رہی۔

اس طریق اور اس مزاحمت سے ثابت ہے کہ خاص خاص لوگ بھی۔ اس کی حقیقت کا اعتراف کرتے تھے۔ اور چونکہ اس کی تاثیر کا اعتقاد رکھتے تھے۔ اس واسطے اس کے اثر سے بچنے کے لئے اس کی ہر ایک رنگ میں مزاحمت بھی کرتے تھے۔ اگر ان لوگوں کو جادو کا یقین نہ ہوتا۔ اور ان کے خیال میں وہ اس کی حقیقت محض وہم ہی خیال کرتے۔ تو کوئی وجہ نہ تھی کہ وہ اس سے یوں مقابلہ آرا ہوتے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ محض تخویف اور خیالات کا پریشان کرنا بھی ایک جرم ہو سکتا ہے۔ مگر جس قدر کشت و خون اس نام سے ہوتا رہا ہے وہ ثابت کرتا ہے کہ ان لوگوں کو خصوصیت سے اس کا اعتراف تھا اور وہ اس سے ڈرتے بھی تھے۔

جرمنی کے ہر ایک صوبہ میں جادوگروں کی تخریب اور تعذیب و تعزیر پر زور دیا جاتا رہا۔ صرف ٹریوسی میں ہی ایک دفعہ سات ہزار آدمی جلائے گئے ہمبرگ کے صرف ایک اسقف نے اس جرم میں چھ ہزار آدمی جلائے۔ واٹر برگ کے کلیسا نے ایک سال میں نو ہزار آدمی جلائے۔ ملک فرانس میں۔ پیرس ٹولو بورڈو۔ ریمز وغیرہ پارلیمنٹوں نے بوجہ نقصانات کے اعتراف کی ڈگریاں دیدیں۔

ٹوٹو میں جو محکمہ احتساب کا صدر مقام تھا ایک ہی وقت میں چار سو۔ اور ڈاتانے میں ایک ہی سال کے اندر پچاس آدمی قتل کئے گئے۔ رمی کے جج بنیس کو اس بات پر فخر تھا کہ سولہ سالہ کے عرصہ میں اس نے ۳۸ آدمی مروا دیئے۔ پیرس میں چند مہینوں کے اندر اس قدر لوگ پھانسی دئے گئے کہ ایک مصنف اس کو لاتعداد بیان کرنے پر مجبور ہوا ہے۔ جو لوگ بھاگ کر اسپین چلے گئے ان کو وہاں کے محکمہ احتساب نے گرفتار کر کے جلا دیا۔ ۱۷۸۶ء میں بھی ایک جادوگر کو جلایا گیا۔

مسٹر ٹار کومیڈا نے جادو کی بیخ کنی پر ایک کتاب لکھی ہے۔ اس میں یہ ثابت کیا ہے کہ یہ کیسا بڑا جرم ہے۔

اٹلی کے صوبہ کومو میں ایک ہی سال کے اندر ایک ہزار آدمی پھانسی دیئے گئے جنیوا میں جہاں ایک اسقف اس وقت حکمران تھا۔ تین ماہ میں پانچسو جادوگرنیاں پھانسی دی گئیں۔

کانسٹین میں اڑتالیس کو جلایا گیا۔ صوبہ سپوری کے شہر دیلائی میں اتنی جادوگرنیاں جلائی گئیں۔ ۱۶۷۸ء میں بمقام سیوین کی ستر (۷۰) جادوگرنیاں گرفتار ہوئیں۔

کلیسائے روم نے ہر ایک ممکن طریقہ سے جادو اور جادوگروں کی بیخ کنی اور روکنے کے وسائل استعمال کئے جو تشدد آمیز بھی تھے۔ لوگوں کو یہ تعلیم دی گئی کہ کسی جادوگر کو پناہ دینا براہ راست خدا کی ہتک کرنا ہے۔

سال ۱۴۸۴ اور ۱۵۰۴ء انوسینٹ جولین ثانی اور سال ۱۵۲۳ء میں ایڈرین ششم نے ایسے احکام صادر کئے۔ جن میں جادو کی ہستی کو تسلیم کر کے مزاحمت اور روک کی گئی تھی۔ اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی اس وقت تسلیم کیا جاتا تھا کہ جادو طلسم گویا کلیسائی تعلیم کا ایک حصہ ہے۔ ان سزاؤں اور تنبیہات کا یورپ میں رفتہ رفتہ یہ اثر ہوا کہ لوگ جادوگری کے ادعا سے تو رک گئے۔ لیکن ایک دوسری صورت پیدا ہو گئی تھی۔ وہ یہ کہ ارواح خبیثہ اور مسیح کے کہنے سے ان کا نکلنا ایک الہامی کہانی تسلیم کی گئی ہے۔

جہاں جہاں مذہب مسیحی گیا وہاں یہ کہانی بھی ساتھ لیتا گیا۔ ۱۶۰۰ء صدی کے بعد ارواح خبیثہ کے ماننے میں اشتباہ پیدا ہونے شروع ہو گئے اور لوگوں کو یہ پتہ لگتا گیا کہ اس مسئلہ کے اعتقادات کی اصلی وجوہ کیا کچھ ہوتی ہیں۔

اس مضمون میں ہم یہ بحث نہیں کریں گے کہ جادو یا سحر کی اصلی حقیقت کیا ہے۔ یہ کسی اور قسط پر چھوڑتے ہیں صرف یہ کہیں گے کہ سحر اور جادو کا خیال ہر مذہب میں ہی نہیں بلکہ ان گروہوں اور ان قوموں میں بھی پایا جاتا رہا ہے۔ جو وحشی تھیں۔ ہندو مذہب میں بھی یہ خیال پایا جاتا ہے۔ اور مذہب اسلام میں بھی یہ تذکرہ آیا ہے۔ یورپ میں بھی اور ایشیائی جرگوں میں فرق صرف یہ ہے کہ ایشیائی حصوں یا ایشیائی قوموں میں جادوگروں پر وہ سختیاں نہیں ہوئیں جو یورپ میں وقتاً فوقتاً کی جاتی رہی ہیں۔ تعجب یہ کہ ایک طرف ایسا تشدد کرنے والے یا قائل کی خود بھی جادو اور سحر کا اعتراف کرتے تھے۔ اور اس کی حقیقت کی قائل تھے اور پھر بھی وہ جادوگروں کو قتل کراتے تھے۔ یہ طریق عمل سخت حیرت خیز ہے۔ ایک طرف تعلیم کلیسائی کا ایک حصہ جادو قرار دیا جاتا تھا۔ اور دوسری طرف جادوگروں کو مروایا بھی جاتا تھا۔

مذہب اسلام کے شروع میں اور خود بانی اسلام کے عہد مبارک میں جادو اور جادوگروں کے چرچے مختلف رنگوں میں ہوتے تھے۔ مگر کبھی جادوگروں پر وہ سختیاں نہیں کی گئیں جو یورپ میں بیہود سابقہ کی جاتی رہیں۔ اس سے پتہ لگ سکتا ہے کہ اسلام باوجود ایک قسم کی نفرت اور مخالفت کے بھی ایسے لوگوں کے ساتھ کیسا سلوک روا رکھتا تھا۔ اور اس قسم کے خیالات کے روکنے کے واسطے وہ کس قسم کے آلات سے کام لینے کا عادی تھا۔ باجود یکہ انجیل میں ارواح خبیثہ کا ذکر ہے پھر بھی ان لوگوں کو تنگ کیا جاتا تھا۔ جو ارواح خبیثہ کے قائل تھے۔ اسلام جادو اور جادوگر کو نفرت کی نگاہوں سے دیکھتا اور اس قتل کو کسی حالت میں بھی جائز اور مشروع قرار نہیں دیتا۔ بلکہ ان کی مذمت کرتا ہے۔ اور ایک فعل شیطانی قرار دیتا ہے۔ مگر ساتھ ہی اس کے اس قسم کی سختیاں بھی جائز نہیں رکھتا۔

بعض اوقات خود بزرگان اسلام کو یہ کہا گیا کہ فلاں شخص آپ پر جادو کرتا ہے۔ اس پر بھی اس کے قتل کا حکم نہیں دیا گیا۔ اسلام کی تعلیم ہی کی بدولت لوگ رفتہ رفتہ اس قسم کے خیالات سے تائب ہونے لگے۔ یورپ میں ہزاروں قتل ہونے پر بھی وہ اثر نہ ہوا۔ اس سے خیال کیا جا سکتا ہے کہ تعلیم اسلام میں کیا کچھ طاقت اور کیا کچھ کشش ہے۔ اور وہ کہاں تک بردبار بھی ہے۔ جادوگری ایک عمل ہے۔ اور جو لوگ اس کے قائل ہیں۔ وہ گویا اپنے نقطہ خیال سے ایک عمل یا چند الفاظ کے ذریعہ سے دوسرے پر وار کرتے یا دوسرے کے دماغ اور ضمیر پر اثر ڈالتے ہیں۔ دوسری طرف ان کے ایسے تصرفات کو وہم بھی خیال کیا جاتا ہے۔ بایں حالات ان کے قتل پر زور دینا ایک بزدلی ہی کیوں ایسی تعلیم پیش نہ کی جائے جو ان کے واسطے علمی رنگ میں ایک رہبر ثابت ہو اور وہ ان تصرفات سے رفتہ رفتہ رک جائیں۔ اشاعت اسلام کے شروع میں ہی عرب کے اندر بھی جادو کا چرچا تھا۔ اسلام اور بانی اسلام نے یورپ کی طرح جادوگروں کے قتل یا ان پر تشدد کا زور نہیں دیا۔

یہ کہہ کر اس کی اشاعت اور اس کے عملیات کو بہ اسلوبی روک دیا کہ

"وماھم بضارین بہ من احدٍ الا باذن اللہ"

"ولا یفلح الساحر حیث اتی"

ان چند کلمات نے اسلامی دنیا پر وہ اثر کیا کہ نہ کبھی کشت و خون کی ضرورت پڑی اور نہ کسی سخت گیر قانون کی۔ اور جادوگری کا خیال بھی رفتہ رفتہ مدہم پڑتا گیا۔

(نیرنگ خیال اکتوبر ۱۹۳۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

# وقت کا انتقام

میں نے وقت سے پوچھا تو کیا ہے۔ اس نے میرے سامنے ایک لمبی تقریر کر دی۔

○ وقت گھڑی کی ٹک ٹک پر گذرتے ہوئے لمحوں کا نام ہے۔

○ وقت خوشگوار موسموں میں گذرتی رت کا نام ہے۔

○ وقت کانٹوں پر چلتے ہوئے اذیت ناک دکھ کا نام ہے۔

○ وقت گذرے ہوئے لمحوں کو یاد کرنے اور کچھ چھن جانے کے احساس کا نام ہے۔

○ وقت آنے والے پل کی ان دیکھی گھڑیوں کے خوف و ہراس اور خوشی و انبساط کسے ملے جلے جذبات کی فراوانی کا نام ہے۔

○ وقت کو آج تک کون سمجھ سکا ہے کون جان سکا ہے۔

○ وقت کسی کے لئے رکتا نہیں اور وقت کے لئے رکنے والے پیچھے رہ جاتے ہیں۔

○ وقت ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ ایک یادگار چھوڑ جاتا ہے۔

اس طرح وقت ایک سوالیہ نشان بن کر میرے دل و دماغ میں بس گیا۔ میں نے سوچا وقت کیا چیز ہے۔ کم از کم وقت میرے لئے کیا ہے۔ اور وقت آپ کے لئے کیا ہے۔ یہ سوال اپنی جگہ بہت اہم ہے۔ جہاں تک میں نے سوچا ہے۔ میں سمجھتی ہوں وقت ایک دوست ہے۔ جو آپ کے ساتھ ساتھ پیدا ہونے سے لے کر مرتے دم تک رہتا ہے۔ پیدا ہوتے وقت یہ آپ کا دوست ہے۔ جو آپ کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ آپ کا وفادار ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہ خدا کی قدرتوں کا سایہ ہے۔ جو آپ کو زمانے کے سرد گرم سے بچانے کی سعی کرتا ہے۔ بچپن کا زمانہ بچپن کا وقت آپ کو ممتا کی چھاؤں تلے والدین کی دعاؤں کا حقدار رکھتا ہے۔ وقت کو کچھ دئے بنا آپ وقت سے مسلسل فائدے لیتے چلے جاتے ہیں۔ یہ وقت کا سنہرا دور تھا جو آپ سب کو نصیب رہا بچپن کی معصومیت کا زمانہ خوشیوں کا خزانہ خوف غم ہراس کچھ پاس نہیں آسکتا۔ ڈر مشقت فاقے سے آپ کا کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ وقت آپ کو دیتا ہے۔ بچپن کی خوشیاں رفاقتوں کے سلسلے چاہتوں کے انبار۔ دعاؤں کے پلندے۔ وقت آپ کو دیتا ہے۔ دیتا ہے۔ دیتا ہے۔ آپ انجان ہیں اور انجانے میں سے کسی نے کیا احسان کیا آپ کو کیا معلوم؟

پھر بلوغت کا دور آیا یہ افہام و تفہیم کا دور ہے۔ وقت آپ کو کچھ دینے کے لئے کچھ آپ سے لینا بھی چاہتا ہے۔ آپ نے تعلیم حاصل کی۔ تو محنت کی۔ مشقت کرنا چاہی تو جسمانی قویٰ سے کام لینا پڑا۔ اب یہ آپ کا مدمقابل بھی ہے۔ آپ کو وقت کے ساتھ ساتھ چلنا پڑتا ہے۔ آپ سستی کریں گے تو یہ آگے نکل جائے گا۔ پھر اس کو پکڑنا سخت مشکل ہے۔ سانس پھولے گی پاؤں میں چھالے پڑیں گے حلق سوکھے گا سر چکرائے گا۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا چھائے گا۔ دوست احباب قہقہے لگائیں گے۔ ہارنے کا عفریت آپ کو توڑ پھوڑ دے گا۔ سر پھوڑتے رہئے۔ بھاگتے رہئے۔ وقت آپ کے ہاتھ نہیں آئے گا۔ آگے نکل جانے والا وقت اب آپ کا مدمقابل بھی نہیں رہا۔ بلکہ دشمن بن گیا ہے۔ قدم قدم پر آپ کو کچوکے دے دے کر مارے گا۔ آپ پچھلی دوستی کا واسطہ دیں دوڑتے دوڑتے دم توڑ دیں یہ آپ کے لئے نہیں رکے گا نہیں رکے گا۔!

اس دور میں آپ وقت سے آگے بھی نہیں دوڑ سکتے آگے دوڑیں گے تو اکیلے رہ جائیں گے۔ پھر بھی سب گڑبڑ ہو جائے گا۔ اور یہ گڑبڑ کسی نے دیکھی نہیں کیونکہ وقت سے آگے جانے والے لوگ جلد تھک کر گر جاتے ہیں۔ ثابت یہ ہوا کہ وقت اعتدال پسند ہے۔ اس کی دوستی ایسے لوگوں کے ساتھ رہتی ہے۔ جو اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ اس کی بات مانتے ہیں۔ اس کی قدر جانتے ہیں۔ اس کے معتقد ہوتے ہیں۔ وقت کی یہ دوستی انسان کو بام عروج پر لے جاتی ہے۔ وقت کے لمحوں لمحوں کا حساب رکھنے والے اسے سوچ سمجھ کر گذارنے والے خوش قسمت ترین انسان ہوتے ہیں وقت ان پر مہربان ہوتا ہے۔ ہر مادر کی طرح مہربان۔ خدا کے سایہ تلے چلنے والا انسان۔

جو لوگ وقت کے ساتھ نہیں چلتے۔ اس کی قدر نہیں کرتے اس کے ساتھ حساب صاف نہیں رکھتے۔ اسے پس پشت ڈال دیتے ہیں وقت ان سے انتقام لیتا ہے۔ اور بڑھاپے تک پہنچتے پہنچتے انسان کو بے دم اور نڈھال کر دیتا ہے۔ تھکا تھکا کر مار ڈالتا ہے۔ کبھی ماضی کی یادوں کے بھوت کاٹتے ہیں۔ کبھی مستقبل کے اندھیرے ڈراتے ہیں انسان بے چارہ تھک کر رہ جاتا ہے۔ وقت نہ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ نہ آگے دکھائی دیتا ہے۔ نہ پیچھے نظر ڈالنے پر نظر آتا ہے۔

پس میری نظر میں وقت گھنٹوں کے حساب سے ضائع کرنے والی متاع نہیں بلکہ لمحوں کے حساب سے سنبھال سنبھال کر خرچ کرنے والی شے ہے۔ اور اب رہا یہ سوال کہ وقت آپ کے لئے کیا ہے؟ آپ سوچئے لیکن آج ہی سوچئے کل وقت نہیں ملے گا!

ضیاء اللہ ظفر

# کیمرون کا تعارف

**تاریخ** پندرھویں صدی میں پرتگال کے بعض مہم جو اس مقام پر پہلی دفعہ پہنچے جو آج کیمرون کہلاتا ہے۔ یہ وہ وقت تھا جب یورپی ممالک اور امریکی اس علاقے میں بعض افریقی باشندوں کو پکڑ پکڑ کر غلام بنا رہے تھے۔ یا ان کو فروخت کر رہے تھے۔ اس کے بعد یہ علاقہ جرمنی کے قبضے میں آگیا جسے ۱۹۱۶ء میں برطانیہ اور فرانس نے آدھا آدھا تقسیم کر لیا۔ اور اپنی اپنی نو آبادی بنا لی۔ یکم جنوری ۱۹۶۰ء کو اقوام متحدہ نے ان دونوں علاقوں کو آزاد کرایا۔ اس طرح فرانس کی نو آبادی آزاد ہو گئی۔

**رقبہ** مغربی افریقہ میں خلیج "گن" پر واقعہ آج کا کیمرون رقبے میں "۴۷۵۴۴۲" مربع کلومیٹر ہے۔ اس کی سرحدیں نائیجیریا، چاڈ، کانگو اور گیبون سے ملتی ہیں۔ ملک کا علاقہ پہاڑی ہے اس کی بلندی عام طور سے ساڑھے چار ہزار فٹ تک ہے لیکن ساحل کے قریب ایک چوٹی ماونٹ کیمرون یکایک تیرہ ہزار تین سو پچاس فٹ بلند ہو گئی ہے۔ پہاڑی علاقہ ختم ہوتا ہے تو گھنے جنگل شروع ہو جاتے ہیں اس کے بعد میدان آتا ہے۔ جس میں جگہ جگہ دلدل ہے۔ دلدلی علاقہ جھیل چاڈ کے اطراف میں زیادہ ہے دلدل ختم ہوتی ہے تو گھاس کے میدان شروع ہو جاتے ہیں۔ اس طرح ملک کا صرف پندرہ فیصد کاشت کے لئے بچ جاتا ہے۔ کیمرون کی ۷۳ فیصد آبادی کاشت کار ہے۔

**پیداوار** یہ لوگ مونگ پھلی، مکئی، کافی، کیلا، گنا، باجرہ، آلو، چقندر، کپاس، دھان اور سبزیوں کی کاشت کرتے ہیں۔ مکئی کی پیداوار قریباً ساڑھے چار لاکھ میٹرک ٹن، آلو کی پیداوار ایک لاکھ اسی ہزار میٹرک ٹن اور کافی اسی ہزار میٹرک ٹن پیدا کیا جاتا ہے۔

**قدرتی وسائل** ملک کے قدرتی وسائل میں تیل، قدرتی گیس، خام لوہا، عمارتی لکڑی، سنگ مرمر، ایلومینیم، چونا اور تیل قابل ذکر ہیں۔ ان اشیاء میں سے کچھ زر مبادلہ کمانے کے لئے برآمد کی جاتی ہیں جن میں تیل، قہوہ، ایلومینیم کی مصنوعات، لکڑی کا سامان، کوکو اور کیلا خاص ہیں۔ ملک کی ضروریات پوری کرنے کے لئے سیمنٹ، سگریٹ، کاغذ، گتہ اور ریڈیو بنائے جاتے ہیں۔ توانائی کے لئے بجلی، کوئلہ، قدرتی گیس اور خام تیل استعمال کیا جاتا ہے۔

**آبادی** کیمرون کی آبادی ایک کروڑ تیرہ لاکھ نوے ہزار ہے جس میں ۲٫۷ فی صد کی شرح سے اضافہ ہو رہا ہے ایک اندازے کے مطابق ۱۹۹۳ء کے اختتام تک اس کی آبادی ایک کروڑ بیس لاکھ تیرہ ہزار ہو جائے گی۔ کیمرون میں کئی نسلوں کے لوگ آباد ہیں ان میں دوالہ، لانڈا، بمیلیکی اور دیگر کئی نسلوں کے لوگ شامل ہیں۔ ان میں مسلمان ۲۲ فیصد، عیسائی ۳۵ فیصد، قدیم افریقی مذاہب کے ۲۲ فیصد ہیں۔

**تعلیم** ملک میں شرح خواندگی ۵۴ فیصد ہے۔ پرائمری سکولوں کی تعداد ۵۹۲۰ ہے جن میں ۱۷۲۳۰۲۴ طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ سکینڈری سکولوں کی تعداد ۴۰۸ ہے اور ان میں ۲۷۳۸۲۳ طلباء داخل ہیں۔ گرلز لیول کے سکول پانچ ہیں جن میں بیس ہزار طالبات تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ ملک میں اگرچہ بہت سی زبانیں بولی جاتی ہیں لیکن سرکاری کام انگریزی اور فرانسیسی میں کیا جاتا ہے۔ ملک میں چھ میں سے ایک کے پاس ریڈیو ہے۔ اور ۷۹ میں سے ایک کے پاس ٹیلی فون ہے۔ سفر کرنے کے لئے ریل بھی چلتی ہے اور قریباً ۴۵ ہزار موٹر گاڑیاں چلتی ہیں اس کے علاوہ قریباً ۸۷ ہزار افراد اپنی موٹر کار میں سفر کرتے ہیں۔

**بڑے شہر** کیمرون میں آبادی کے لحاظ سے ڈوالہ کا نام سب سے پہلے آتا ہے۔ اس کی آبادی ۱۱۱۷۰۰۰ ہے جب کہ باونڈے ملک کا دارالحکومت ہے۔ اس کی آبادی ۱۷۱۲۰۰۰ ہے بندرگاہوں میں ڈوالہ سب سے اہم ہے۔ ملک میں بعض تفریحی اور تاریخی مقامات ہیں جنہیں دیکھنے کے لئے لوگ آتے جاتے ہیں۔

---

ہر احمدی کو ہر وقت یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے جو کام لینا چاہتا ہے اس میں ہم کمزوری نہ دکھائیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الممکتی حالات واقعات شخصیات

نون سین

# امریکہ/پاکستان میں نئی حکومت

امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ وارن کرسٹو فرنے جمعرات کے روز جنوبی ایشیاء کے متعلق کہا کہ یہ وہ علاقہ ہے جس کے متعلق نیوکلیر پھیلاؤ کے سلسلے میں خاصی تشویش ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کی نئی حکومت کی وجہ سے اس بات کا امکان ہے کہ ٥/ مئی کی گفت و شنید کا معاملہ کسی حد تک آگے بڑھے گا۔ مسٹر وارن کرسٹو فر سینیٹ کی فارن ریلیشنز کمیٹی کے سامنے اپنا بیان پیش کر رہے تھے۔ انہوں نے خاص طور پر اسلام آباد میں بننے والی نئی حکومت کا ذکر کیا اور کہا کہ جس قسم کی گفت و شنید ضروری ہے امید ہے کہ پاکستان ویسی ہی گفت و شنید کرسکے گا یعنی پاکستان کا رد عمل بہتر ہو گا۔ اور "نتیجتاً" کہا جاسکتا ہے کہ ٥ ملکی گفت و شنید شروع ہو سکے گی۔ مسٹر کرسٹو فر ایک سوال کا جواب دے رہے تھے۔ سوال کرنے والے نے پوچھا تھا کہ جنوبی ایشیاء میں نیوکلیئر اسلحہ کے استعمال کا خطرہ ایک حقیقت ہے اور یہ اس وقت تک دور نہیں ہو سکتا جب تک ہم پاکستان ہندوستان چین روس اور امریکہ کو اکٹھے کام کرتے نہیں دیکھ سکتے۔ سوال کرنے والے نے وارن کرسٹو فر سے پوچھا تھا کہ کیا اس سلسلے میں کوئی پیش رفت ہوئی۔ سیکرٹری آف سٹیٹ نے جواباً" کہا کہ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ جنوبی ایشیاء کا خطہ ہماری حقیقی تشویش کا باعث ہے اور ہر وقت یہ خطرہ منڈلا رہا ہے کہ وہاں نیوکلیئر پھیلاؤ ہو گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر کانگریس اس سلسلے میں مدد کرے تو جو نیا جنوبی ایشیاء بیورو قائم کیا گیا ہے اور جس سے کہا گیا ہے کہ وہ نہایت سرعت کے ساتھ اپنے کام کو آگے بڑھائے اگر اس بیورو کو صحیح معنوں میں کام کرنے کی اجازت دی گئی تو امید ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کی آپس کی کشاکشی جس میں نیوکلیئر اسلحہ کے استعمال کا خطرہ ہے کم ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کو اس بات سے سخت تشویش ہے اور کہا جاسکتا ہے کہ جن باتوں پر ہمیں تشویش ہے ان میں یہ سر فہرست ہے۔ سوال کرنے والے اپنا سوال دہرایا اور پوچھا کہ کیا پانچ ملکی گفت و شنید میں پیش رفت ہوئی ہے یا کوئی ایسا ایک ملک ہے جو اس راہ میں حائل ہے۔ سیکرٹری آف سٹیٹ وارن کرسٹو فر نے کہا کہ میں آپ کو ایک مثبت راستہ دکھاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ پاکستان میں ایک نئی حکومت قائم ہوئی ہے اور مجھے امید ہے کہ اس کی طرف سے مناسب رد عمل ہو گا۔ جب درگاہ حضرت بل کے متعلق سیکرٹری آف سٹیٹ سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا میں صرف امید کرسکتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ ہندوستان کو کوئی ایسا راستہ نظر آ جائے جس سے جذبات ٹھنڈے پڑ سکیں۔ ان سے یہ بھی پوچھا گیا کہ ہندوستان میں مذہبی جھگڑوں کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے تو انہوں نے کہا کہ اگر خدانخواستہ یہ جھگڑے بڑھ جائیں تو اس بات کا امکان ہے کہ ہندوستان کے بعض علاقے بوسنیا بن جائیں۔ انہوں نے کہا کہ مذہبی جھگڑے ہمیشہ گہرے جذبات سے تعلق رکھتے ہیں اور جب زیادہ تشدد شروع ہو جائے تو ان میں اور تیزی آجاتی ہے انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہاں مذہبی جھگڑے ختم ہو سکیں۔

## چین/امریکہ

جمعہ کے روز امریکہ نے چین کو متنبہ کیا کہ انسانی حقوق کی پاسداری کا خیال رکھا جائے اور حالات جلد از جلد بہتر بنائے جائیں ورنہ امریکہ کا اس سے جو دوستانہ سلوک ہے وہ جاری نہ رکھا جاسکے گا۔ اس سے پہلے بھی یہ بات کہی جاتی رہی ہے اور چین نے اس کے جواب میں ہمیشہ یہ کہا ہے کہ ہم اپنے حالات سے مطمئن ہیں اور امریکہ کو ساری دنیا کو اپنے معیار پر پرکھنے کی عادت ترک کر دینی چاہئے نچلے درجے پر جو گفتگو ہو رہی ہے اس کے متعلق بتایا گیا ہے کہ اس میں کوئی خاص پیس رفت تو نہیں ہوئی لیکن یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ دونوں طرف سے خاصی نرمی کے ساتھ بات کی گئی ہے امریکہ کے نمائندے نے کہا ہے کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ انسانی حقوق کے سلسلے میں جلد جلد قدم اٹھانے جائیں تاکہ ہم اپنا دوستانہ تعلق چین کے ساتھ قائم رکھ سکیں اس دوستانہ تعلق کی بناء پر مال کی درآمد اور برآمد میں خصوصی مراعات مل جاتی ہیں گزشتہ سال چین کی تجارت ١٨.٢ ارب ڈالر امریکہ سے زیادہ تھی کہا جاتا ہے کہ اس سال یہ رقم ٢٣ ارب ڈالر ہو جائے گی امید ہے کہ چین اور امریکہ کی یہ گفتگو کامیابی سے ہم کنار ہو گی۔

## افغانستان میں خونریزی

کہا جاسکتا ہے۔ کہ افغانستان واحد ایسا ملک ہے جہاں پر صدر مملکت اور وزیر اعظم کی فوجیں آپس میں گتھم گتھا ہیں۔ گزشتہ جمعرات کے روز بتایا گیا کہ صدر مملکت کے فوجی دستوں نے وزیر اعظم کے گوریلوں کو ایک خاص اہم علاقے سے تین روز کی گھسان کی جنگ کے بعد نکال باہر کیا۔

صدر برہان الدین ربانی کی فوجوں نے شروع میں تو کسی قدر ہزیمت اٹھائی اور وزیر اعظم گلبدین حکمت یار کے باغیوں کا پلہ بھاری رہا لیکن بعد میں صدر کے فوجی دستوں نے اپنا کھویا ہوا علاقہ واپس لے لیا اور حکمت یار کے حزب اسلامی گروہ کو تقریباً ٥ کلومیٹر پیچھے دھکیل دیا۔ یہ بات برہان الدین ربانی کے ایک کمانڈر نے بتائی ہے۔ ریڈیو کابل جس پر حکومت کا قبضہ ہے نے بھی ایسی ہی ایک رپورٹ نشر کی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ ربانی کے فوجی دستوں نے دشمن کو ہزیمت پہنچائی ہے اور ان کا بھاری اسلحہ لے لیا ہے دونوں طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ جنگ خاصی شدید تھی۔ صدر کے حامیوں کے پاس کابل کا بہت سا حصہ ہے لیکن جہاں تک حقیقی تسلط کا تعلق ہے وہ بہت تھوڑے علاقہ پر قائم ہے۔ حکمت یار کے فوجی دستے کابل کے ارد گرد کے علاقے پر حاوی ہیں اور ان دونوں کا آپس میں تگب (TAGAB) علاقے کے متعلق جھگڑا ہوا ہے دونوں فریق چاہتے ہیں کہ ان سڑکوں پر قبضہ کیا جائے جو کابل جاتی ہیں اور یہ بھی تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اس جنگ کا بند کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔

## لاکربی کا معاملہ

لیبیا کے لیڈر معمر قذافی نے جمعرات کے روز کہا کہ لاکربی کا معاملہ ایک نہایت چھوٹا سا معاملہ ہے اور وہ اس سلسلے میں کبھی ان دو اشخاص کو جن پر وہاں ایک ہوائی جہاز تباہ کرنے کا الزام ہے امریکی یا سکاٹ لینڈ کی عدالتوں کی سامنے پیش ہونے کے لئے مجبور نہیں کریں گے۔ اگرچہ مغربی طاقتوں کا اس پر بہت دباؤ ہے۔ لیکن معمر قذافی اس دباؤ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس بات پر مصر ہیں کہ یہ ممکن نہیں ہے کہ ان دو افراد کو امریکہ یا سکاٹ لینڈ کے حوالے کر دیا جائے۔ معمر قذافی نے مصری ہوائی اڈے پر رپورٹروں سے کہا کہ دسمبر ١٩٨٨ء میں لاکربی میں جو حادثہ ہوا تھا وہ لیبیا کے لئے بہت بڑا مسئلہ پیش نہیں کرتا۔ جس پریس کانفرنس کے موقعہ پر معمر قذافی نے یہ بات کہی اس میں ان کے ساتھ مصر کے صدر حسنی مبارک بھی شریک تھے اور یہ جگہ جہاں کانفرنس ہوئی سیدی برانی ہے جو قاہرہ کے شمال مغرب میں ٦٦٠ کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ انہوں کہا کہ اقوام متحدہ ضرور مزید پابندیاں لگائے گی کیونکہ وہ اس بات کے لئے تیار نہیں ہیں کہ اپنے دو افراد کو امریکہ یا فرانس یا برطانیہ کے حوالے کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ میں اس بات کو خوب جانتا ہوں کہ ایسی جو قرارداد بھی منظور کی جائے گی وہ دراصل اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل کی طرف سے نہیں ہوگی بلکہ نو آبادیاتی قوتوں کی طرف سے منظور کروائی جائے گی اور عالمی برادری کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ چاہے کتنی پابندیاں کیوں نہ لگادی جائیں لیبیا اپنے موقف سے نہیں ہٹے گا۔ لیبیا کے لئے سب سے بڑا مسئلہ عرب دنیا ہے اور وہ کردار جو نئے نظام عالم میں عرب دنیا ادا کرے گی۔ جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں کہ برطانیہ، فرانس اور امریکہ اس کوشش میں ہیں کہ ان دو افراد کو حاصل کیا جائے جن پر لاکربی کے مقام پر ١٩٨٨ء میں ایک پان ایم جیٹ طیارہ کو تباہ کرنے کا الزام ہے۔ اس طیارے میں ٢٧٠ افراد سوار تھے جو سب کے سب ہلاک ہو گئے۔ یہ میٹنگ ساڑھے تین گھنٹے جاری رہی۔ اور اس میں کرنل قذافی نے اپنے خیالات کا بھرپور انداز میں اظہار کیا۔ بتایا گیا ہے کہ صدر مصر حسنی مبارک نے کرنل قذافی کو اس موقعہ پر بتایا کہ جب وہ حال ہی میں واشنگٹن گئے تھے تو لاکربی کے متعلق ان کی کس سے اور کیا گفتگو ہوئی تھی کرنل قذافی نے کہا کہ یہ معاملہ اب تاریخ کے صفحات میں چلا گیا ہے ہمیں اسے دوبارہ نکال باہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سابق سوویت یونین عراق ایران جنگ اور لبنان میں یرغمالی اور اسی طرح رونالڈ ریگن کی باتوں کا ذکر کریں۔

## سید احمد بخاری کا بیان

جامع مسجد دہلی کے نائب امام سید احمد بخاری نے وزیر اعظم بھارت نرسیمار اؤ کی حکومت پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے منصوبہ بندی کر کے درگاہ حضرت بل کی بے حرمتی کی ہے انہوں نے مزید کہا ہے کہ کشمیر میں حالات کے زیادہ خراب ہونے سے پیشتر ہندوستان کو چاہئے کہ وہ پاکستان سے گفت و شنید کرے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت بل کے مسئلہ پر جامع مسجد دہلی کی طرف سے یہ پہلا بیان شائع ہوا ہے۔ انڈین ایکسپریس میں شائع شدہ ایک رپورٹ کے مطابق احمد بخاری نے نرسیمار اؤ حکومت کے متعلق اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ وہ اس بحران کو

باقی ص ٧ پر

# اطلاعات و اعلانات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## نکاح

○ مکرم رانا بدیع الزمان صاحب انسپکٹر مال صدر انجمن احمدیہ ابن مکرم رانا امیر حمزہ صاحب کوارٹر تحریک جدید کا نکاح محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد سلیم صاحب آف گھسیٹ پورہ ضلع فیصل آباد کے ساتھ مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے ۹۳-۱۱-۴ کو بعد ظہر بیت المبارک میں پڑھایا۔

اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے باعث برکت بنائے۔

## درخواست دعا

○ مکرم چوہدری سعید احمد پیپلز کالونی گوجرانوالہ بیمار ہیں۔

○ مکرم مظفر حسین عباسی صاحب انسپکٹر مال حلقہ ضلع شیخوپورہ کے بیٹے عزیز منور احمد عباسی کو ہفتہ عشرہ سے گیس کی تکلیف ہے۔ کمزوری زیادہ ہو گئی ہے۔

○ صفوان احمد ملک جامعہ احمدیہ کی چھوٹی بہن کو گذشتہ روز کھیلتے ہوئے چوٹ لگ گئی ہے۔ جس کی وجہ سے اس کے ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ اور ایک دن ہسپتال میں داخل رہنے کے بعد اب رخصت مل گئی ہے۔ مگر حالت ابھی تشویش ناک ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

## تبدیلی فون نمبر

○ دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان کا فون نمبر تبدیل ہو گیا ہے۔ اب فون نمبر 212260 ہے۔ سابقہ نمبر 660 تھا۔

صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان

○ فضل عمر فاؤنڈیشن نیا نمبر 212439' پرانا نمبر 439

○ ناصر احمد شمس سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن گھر 211052

○ ملک رفیق احمد دار الصدر غربی ربوہ نیا نمبر 212256 پرانا نمبر 835

محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب نیا نمبر 212229 پرانا نمبر 453

## تصحیح

○ مکرم ناصر محمود احمد صاحب کی وصیت اخبار الفضل مورخہ ۹۳-۱۰-۵ کو زیر مسل نمبر ۲۹۲۲۰ شائع ہوئی ہے کتابت کی غلطی کی وجہ سے عمر ۲۷ سال کی بجائے ۲۲ سال شائع ہو گئی ہے۔

## شکریہ احباب

○ محترم مرزا محمد الدین صاحب ناز جامعہ احمدیہ ربوہ رقم فرماتے ہیں۔

خاکسار کے برادر اصغر محترم مرزا محمد یوسف نیر صاحب کی المناک وفات پر احباب کرام نے تشریف لا کر اظہار ہمدردی فرمایا۔ اسی طرح پاکستان اور بیرون پاکستان سے دوستوں نے بذریعہ خطوط تعزیت کی اور بہت ہی پیارے اور محبت بھرے انداز میں اپنے ہمدردانہ جذبات کا اظہار کر کے غم میں شریک ہوئے۔

ہم سب بہن بھائی اور نیر صاحب کی اہلیہ محترمہ اپنی طرف سے تعزیت کرنے والے تمام احباب کرام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم نیر صاحب کو جنت میں اپنے قرب خاص سے نوازے۔ پسماندگان کو اس جوان موت کے شدید صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مزید صدمات سے اس خاندان کو محفوظ و مامون فرمائے۔ بیوی اور پانچ بچوں کا اپنے فضل سے خود متکفل ہو۔

بقیہ : ص ٦

زیادہ گھمبیر کرتی چلی جارہی ہے اور نہ صرف درگاہ حضرت بل کی بے حرمتی کی جارہی ہے بلکہ بے گناہ مسلمانوں کا قتل عام بھی فوج کے ذریعے جاری ہے نائب امام موصوف نے اسلامی ممالک کی تنظیم ۔او۔ آئی۔ سی۔ کو اپیل کی ہے کہ وہ اس سلسلے میں ہندوستان کی حکومت سے گفت و شنید کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس بات کا ہرگز امکان نہیں ہے کہ کوئی مسلمان درگاہ حضرت بل کو اڑا دینے کا سوچ سکے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ ان حالات کا تجزیہ کرے جن کی بناء پر کچھ لوگوں کو اس درگاہ میں پناہ لینی پڑی ہے۔ نائب امام موصوف نے پاکستان میں سیاسی تبدیلیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کی حکومت کو چاہئے کہ کشمیر میں امن و امان قائم کرنے کے لئے وہ پاکستان کے نئے حکمرانوں سے بات چیت کرے انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ حضرت بل کی درگاہ کے ماحول سے تمام فوج ہٹالی جائے۔ تاکہ کوئی ناخوشگوار واقعہ نہ پیش آئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس بات کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ہندوستان کی مرکزی حکومت حضرت بل کی عمارت پر قبضہ کرے۔ گفت و شنید کے سلسلے میں یہ بھی کہا کہ عسکریت پسند جو اس وقت درگاہ کے اندر موجود ہیں ان کے ساتھ بھی گفتگو کی جانی چاہئے یہاں پر حالات خراب سے خراب تر ہونے کا امکان ہے اور اس بات کو روکنے کی اشد ضرورت ہے۔

## کینوپ / کینیڈا کی امداد

بتایا گیا ہے کہ پاکستان میں مقیم کینیڈا کے ہائی کمشنر نے سوموار کے روز پاکستان کو بتایا کہ ان کی حکومت کراچی نیوکلیئر پلانٹ جسے کنوپ کہتے ہیں کو کسی قسم کی ٹیکنیکی امداد مہیا نہیں کر سکے گی۔ کیونکہ پاکستان نے نیوکلیئر تحفظ کے متعلق تمام شرائط قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے اور نیوکلیئر اسلحہ کے عدم پھیلاؤ کے معاہدے سے بھی الگ رہا ہے۔ ہائی کمشنر موصوف نے کہا کہ ہم نیوکلیئر تعاون کے لئے اقوام متحدہ کے ۱۸۳ ممالک سے ایک جیسا سلوک کرتے ہیں۔ یہ بات انہوں نے کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے ایک اجلاس میں کہی۔ اس اجلاس میں ان سے خواہش کی گئی تھی کہ وہ کنوپ کے لئے بھاری پانی کے سلسلے میں معلومات فراہم کرنے کے متعلق اپنی حکومت کی پالیسی کی وضاحت کریں۔ جب انہیں یہ یاد دلایا گیا کہ پاکستان کے ماحول میں کیا حالات ہیں جن کی وجہ سے وہ نیوکلیئر اسلحہ کے پھیلاؤ کے سلسلے میں کسی تحفظ کی خاطر دستخط نہیں کر رہا تو ہائی کمشنر موصوف نے کہا کہ دونوں طرف کسی قسم کی کسی غلط فہمی کا کوئی امکان نہیں ہے۔ ہم دونوں ایک دوسرے کی پوزیشن کو سمجھتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ دونوں ملک یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ ایسا معاملہ نہیں ہے کہ گفت و شنید کے ذریعے کسی نتیجہ پر پہنچا جا سکے۔ البتہ انہوں نے تاجر برادری کو بتایا کہ کنوپ میں حفاظتی تدابیر کے سلسلے میں تقریباً ایک درجن کینیڈا کے ٹیکنیکی ماہر کام کر رہے ہیں چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے صدر نے اپنے ایڈریس میں ہائی کمشنر موصوف کی توجہ کشمیریوں کی حالت زار کی طرف بھی مبذول کرائی۔ خاص طور پر حضرت بل درگاہ کے محاصرے کا ذکر کیا ہائی کمشنر موصوف نے کہا کہ ان کی حکومت کو ایسے واقعات کا افسوس ہے اور وہ چاہتی ہے کہ کسی طرح سے بھی انسانی حقوق کی خلاف ورزی نہ کی جائے۔

## اسرائیلیوں اور فلسطینیوں میں جھڑپیں

بتایا گیا ہے کہ غازہ پٹی اور مغربی کنارہ میں سینکڑوں اسرائیلیوں نے لوٹ مار کی۔ جب ان کا مقابلہ کیا گیا تو بیس فلسطینی زخمی ہو گئے۔ اگرچہ حکومت نے لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کی لیکن لوٹ مار کرنے والے اپنا کام کرتے رہے۔ ایک واقعہ میں وہاں بسنے والے اسرائیلیوں نے ایک فلسطینی مزدور کو گولی مار دی۔ یہ شخص اس وقت غازہ کے شہر میں سے اپنی کار پر کہیں جا رہا تھا۔ اسرائیلی حکومت نے کہا ہے کہ اس نے اس بات کا عزم کر رکھا ہے کہ ان علاقوں میں امن قائم رکھا جائے گا۔ البتہ دہشت گردی کو روکا جائے گا۔ کیونکہ دہشت گردی کی موجودگی میں کسی صورت میں بھی امن و امان قائم ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے غازہ پٹی میں سات اسرائیلیوں نے غصے میں آکر ایک عرب کا گھر جلا دیا سڑکوں پر روکیں کھڑی کر دیں کاروں کے شیشے توڑ دیئے اور بعض جگہوں پر آگ لگا دی اور اسی طرح ایک سکول اور ایک پٹرول سٹیشن کو بھی آگ لگانے کی کوشش کی۔ کہتے ہیں تقریباً دس افراد کو ہسپتال لے جایا گیا انہیں پتھروں سے مارا گیا تھا۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جب فلسطینی اسی علاقے میں اپنے حق خود ارادیت کا دور شروع کریں گے اس وقت تک کتنی جانیں تلف ہو چکی ہوں گی اور کتنے لوگ زخموں سے چور ہسپتالوں میں پڑے ہوں گے۔ کہا جاتا ہے کہ وزیر اعظم رابین کے خلاف مقبوضہ یروشلم میں نعرے لگائے گئے اور انہیں غدار کہا گیا۔

## ایرانی چیف جسٹس

لاہور اور کراچی کا دورہ کرنے کے بعد ایران کی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سوموار کے روز چار روزہ دورے پر اسلام آباد پہنچے۔ آپ کے ساتھ قانون دانوں کا ایک بارہ رکنی وفد بھی تھا اس موقعہ پر چیف جسٹس مسٹر جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ اور سابق چیف جسٹس مسٹر جسٹس ڈاکٹر افضل ظلہ کے علاوہ کئی مزید اعلیٰ افسران حکومت بھی موجود تھے۔ اور ان کے ساتھ ایرانی سفارت خانے کے افراد بھی۔ کہا جاتا ہے کہ چیف جسٹس سپریم کورٹ ایران نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ کشمیر کا جھگڑا نبٹانے کے لئے پاکستان اور بھارت مل کر کام کریں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# خبریں

ربوہ : ۱۳- نومبر- سردی کا آغاز ہو رہا ہے
ربوہ کا درجہ حرارت :
۲۶ درجے سنٹی گریڈ

○ درگاہ حضرت بل پر بھارتی فوج کے مسلسل محاصرے کو ۳۰ دن گزر گئے ہیں۔ بھارتی فوج اور حریت پسندوں کے درمیان جھڑپوں کے نتیجے میں مزید ۱۵- افراد شہید ہو گئے۔ ڈوڈہ میں ۱۴- افراد بھارتی فوجوں کا نشانہ بنے۔ سری نگر میں کرفیو کے باوجود زبردست مظاہرہ کیا گیا۔ پولیس نے مظاہرین پر آنسو گیس پھینکی اور لاٹھی چارج کیا۔ درجنوں افراد زخمی ہوئے۔ بھارتی فوج نے درگاہ کی طرف جانے والے راستوں پر رکاوٹیں کھڑی کر دیں۔ ۳۰ دن گزرنے کے بعد وادی کشمیر میں مکمل ہڑتال کا سلسلہ جاری ہے دکانیں تجارتی مراکز اور ٹرانسپورٹ بند ہے۔

○ افغانستان کے صدر مسٹر برہان الدین ربانی پاکستان کے دورے پر پہنچ گئے ہیں۔

○ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے پاکستان کی طرف سے پیش کردہ ایک قرارداد منظور کر لی ہے جس میں جنوبی ایشیا کو ایٹمی ہتھیاروں سے پاک علاقہ قرار دینے کو کہا گیا ہے۔ قرارداد کے حق میں ۲۵ اووٹ آئے۔ بھارت، ماریشس اور بھوٹان نے قرارداد کے خلاف ووٹ دیا۔

○ امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ اسرائیل اور پی ایل او کے درمیان طے پانے والے معاہدے پر تیزی سے عمل درآمد نہیں کیا جا رہا۔ اسرائیل کے وزیر اعظم سے رابن سے ملاقات کے بعد ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا امریکہ اسرائیل اور فلسطینیوں کو ہر ممکن امداد فراہم کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ شام اور اسرائیل کے درمیان بھی ایسا ہی معاہدہ امن طے پانا چاہئے

○ ہیروشیما میں ایشیا ہاکی کپ کے سیمی فائنل میں کوریا پاکستان کو صفر کے مقابلے میں چار گول سے ہرا کر فائنل میں پہنچ گیا۔

○ صومالیہ میں نئی پالیسی کے تحت فرانس اور بیلجیئم کے فوجی روانہ کر دیئے گئے ہیں جبکہ امریکی فوجی مارچ ۹۴ء تک واپس چلے جائیں گے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ طاقت کے استعمال سے مسئلہ کشمیر حل نہیں ہو گا اس کا سیاسی حل تلاش کیا جانا چاہئے۔

○ حکومت نے قومی اسمبلی میں خواتین کی نشستوں کا بل پیش کیا تو اپوزیشن نے اس کی شدید مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس بل کو مشترکہ آئینی پیکج کا حصہ بنایا جائے وزیر پارلیمانی امور نے کہا خواتین کی نشستوں کی بحالی غیر متنازعہ ہے اپوزیشن کو اس میں تعاون کرنا چاہئے۔ کیونکہ اپوزیشن کے مدد بغیر کوئی آئینی بل پاس نہیں ہو سکتا۔

○ سینٹ میں پارلیمنٹ کی عمارت میں آتشزدگی پر زوردار بحث کے بعد قومی اسمبلی نے بھی آتشزدگی پر بحث کے لئے تحریک التوا منظور کر لی ہے۔ قومی اسمبلی کا پہلا باضابطہ اجلاس سٹیٹ بنک بلڈنگ میں ہوا۔

○ سینٹ کے آئندہ اجلاس پارلیمنٹ کی عمارت میں ہی ہوا کریں گے کیونکہ آتشزدگی سے سینٹ کی کارروائی کے ہال کو نقصان نہیں ہوا۔ وہاں کاربن کی تہہ جم گئی ہے جس کی وجہ صفائی کی جا رہی ہے۔

○ پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن ایک بار پھر بائیکاٹ کر گئی۔ تمام دن ماحول کشیدہ رہا۔ حکومتی اور اپوزیشن ارکان ایک دوسرے پر فقرے چست کرتے رہے اور آپس میں الجھتے رہے۔ سپیکر حنیف رامے بار بار مداخلت کر کے ارکان کو خاموش کراتے رہے۔

○ پنجاب اسمبلی نے بجٹ کی منظوری دے دی ہے

○ ایم کیو ایم رابطہ کمیٹی کے کنوینر سینیٹر اشتیاق اظہر نے کہا ہے کہ ہم پیر پگارو کو ایم۔ کیو۔ ایم سے بے وفائی کی سزا ضرور دیں گے۔ ان کے کہنے پر مسلم لیگ کے اراکین نے سینٹ کے حالیہ انتخاب میں ہم سے غداری کی ہے۔

○ سندھ میں لوگوں کو تاوان کے لئے اغوا کرنا اب باقاعدہ پیشہ بن گیا ہے۔ سندھ میں پتھاریداروں کی تعداد ڈھائی ہزار جب کہ ڈاکوؤں کی تعداد ۱۵- ہزار ہے۔

○ وفاقی حکومت نے سندھ حکومت پر سابق صدر غلام اسحاق خان کے داماد عرفان اللہ مروت سمیت ۱۳۰- افراد کے بیرون ملک جانے پر پابندی عائد کر دی ہے۔

○ افغانستان میں خونریز لڑائی پر پاکستان نے تشویش کا اظہار کیا ہے اور متحارب فریقوں میں مصالحت کرانے کی پیشکش کی ہے۔ پاکستانی سفیر نے وزیر اعظم حکمت یار اور احمد شاہ مسعود سے فوری ملاقاتیں کیں اور ان سے جنگ بند کرنے کی اپیل کی۔

○ انڈیا آفس لائبریری کا تاریخی ریکارڈ مائیکرو فلموں پر دستیاب ہو گیا ہے۔ یہ ریکارڈ پاکستان کے ڈاکومینٹیشن سنٹر نے کئی سال کی محنت کے بعد مائیکرو فلموں پر منتقل کیا ہے۔

○ ہندوستان کے قدیم ترین اخبار السٹریٹڈ ویکلی آف انڈیا کی اشاعت ۱۱۳- سال کی زندگی کے بعد معطل کر دی گئی ہے۔ اس کی وجہ مالی خسارہ بتائی گئی ہے


## خواتین کے لئے خوشخبری

سلے سلائے کوٹ برقعے۔ بہترین تلے کی کڑھائی میں۔ کوٹ والے سوٹ۔ اور جیکٹ والے سوٹ۔ بچیوں کے فراک چوڑی والے پاجامے کے ساتھ۔
حبہ بوتیک ریلوے روڈ ربوہ
فون بوتیک: ۲۱۱۶۳۸- فون گھر: ۲۱۱۱۹۳

طلباء وطالبات کیلئے سکول شوز
جوگرز و دیگر ورائٹی کے ساتھ
## نیو کامران شوز
گولبازار - ربوہ

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
## الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: ۲۱۱۱۵۹

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔
## شریف احمد بھٹی پراپرٹی سنٹر
۱۰- بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ)
نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون گھر: ۴۳۱ دفتر: ۵۲۱


## بقیہ : ص ۱

اختتام پر مکرم محترم محمد ابراہیم بھامڑی صاحب نے دعا کرائی۔

عزیزہ کے نکاح کا اعلان مورخہ ۲۵- ستمبر ۹۳ء کو مکرم مولانا محمد سعید صاحب انصاری نے بیت المبارک میں بعد عصر بعوض مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر کیا تھا۔ عزیزہ مکرم حافظ محمد عبداللہ صاحب سابق پریذیڈنٹ پیچکی ضلع شیخوپورہ کی بڑی نواسی اور مکرم ماسٹر عبدالکریم صاحب رازی آف ساہیوال کی پوتی ہے۔

احباب سے اس شادی کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔


بچوں کی جملہ امراض کے شافی علاج کے لئے
## النصرت چلڈرن کلینک
ریلوے روڈ ربوہ

## صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

| | | |
|---|---|---|
| DWARFISHNESS COURSE | 120 | چھوٹا قد کورس |
| BED URINE COURSE | 35 | بول بستری کورس |
| MITTI CHOUR COURSE | 25 | مٹی چھوڑ کورس |
| BABY GPOWTH COURSE | 40 | بے بی گروتھ کورس |
| MARASMUS COURSE | 60 | سوکھا پن کورس |
| BABY TONIC | 12 | بے بی ٹانک |
| SLOW DENTITION CURE | 20 | آہستہ دانت نکالنا کیور |
| IRRECULER TEETH CURE | 20 | بے ترتیب دانت کیور |

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار- ربوہ پاکستان- فون آفس 771 کلینک 606